عیسائی مشنریوں سے تبادلہ خیالات

الحمد للہ دورِ حاضرہ میں عیسائی مشنریوں کو گام بہ گام شکست فاش دی جا رہی ہے۔

اٹھو کہ گھوم رہے ہیں خزاں کے ہرکارے
چمن بچاؤ غمِ آشیاں کا وقت نہیں

عیسائی مشنریز بھولے بھالے مسلمانوں کو یہ بتا کر ورغلاتے رہتے ہیں کہ بائیبل مقدس خدا کا آخری اور مکمل کلام ہے۔ چنانچہ اسی موضوع پر مورخہ ۲۵ جنوری بروز جمعہ مشنری نے ہمیں تبادلۂ خیالات کیلئے دعوت دی۔ عیسائی مشنری کا دعوت نامہ مجھے جناب عبدالکریم صاحب کریم جنرل سٹور انار کلی بازار لائل پور کی معرفت ملا۔ میں نے بے حد خوشی محسوس کرتے ہوئے بروز جمعہ چند دوستوں کے ہمراہ جائے دعوت پر پہنچا۔ وہاں کافی تعداد میں مسیحی اور مسلم حضرات موجود تھے۔ واقعات مناظرہ لفظ بہ لفظ مندرجہ ذیل ہے مسیحی حضرات کیطرف سے مسٹر عبدالرشید ایم اے ایم اے

مشن لائلپور کو مقرر کیا اور مسلم جماعت کی طرف سے خادم تاج محمد جارج کو مقرر کیا گیا۔

عبدالرشید:۔ کیوں جناب یہ سچ ہے کہ مسلم حضرات بائبل کو خدا کا کلام نہیں مانتے ۔ اور اس کا جواب بھی بائبل کی زبان سے ہونا چاہئے۔

تاج محمد:۔ جناب محترم بزرگ جو بائبل آپکے ہاتھوں میں ہے اسکو خدا کا کلام سمجھنا بیوقوفی ہے ۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ بائبل خود بتاتی ہے کہ برسر اقتدار عیسائی پارٹی نے میرے ساتھ دو دو ہاتھ کیے جب اور جس رنگ میں مجھے چاہا پیش کیا۔ چنانچہ رشید صاحب دوسرا سیموئیل ۱۰ باب ۱۸ آئت ذرا زور سے تلاوت فرمائیے جہاں لکھا ہے،

اور آرامی اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگے اور داؤد نے آرامیوں کے سات سو رتھوں کے آدمی اور چالیس ہزار سوار قتل کئے۔

اسی واقعات کو پہلی تاریخ ۱۹ باب ۱۸ آئت تحریفانا رنگ میں پیش کر کے تحریف بائبل کا شاندار ثبوت پیش کرتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

اور آرامی اسرائیل کے سامنے سے بھاگے اور داؤد نے آرامیوں کے سات ہزار رتھوں کے سوار اور چالیس ہزار پیادوں کو قتل کیا۔

اختلاف ظاہر ہے کہ مقدس سیموایل سات سو بتاتے ہیں اور تاریخ نویس سات ہزار بتاتے ہیں۔ حالانکہ واقعات وہی موقع محل کا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ بائیبل کو تحریف نہ سمجھا جائے۔ اب رشید صاحب اور دوسرے مناظر صاحبان نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ چھاپہ میں غلطی ہو گئی ہو گی۔ میں نے عرض کی اسوقت میرے پاس مختلف زمانوں کی چھاپہ شدہ بائبلیں موجود ہیں۔ اور سب میں ہی چھاپہ غلط ہوتا رہا۔ ایک دو نہیں سینکڑوں تحریفات موجود ہیں۔ اگر مقدس دوستوں کو یقین نہ آتا ہو تو میں بتاتا ہوں۔ اور آپ پڑھتے جائیں چنانچہ تحریف بائیبل پر ثبوت در ثبوت دینے شروع کئے۔

(۲ سیموایل $\frac{۲۴}{۱۳}$) جاد داؤد کے پاس جاکر یہ بتایا اور اس
سے پوچھا کہ کیا تیرے ملک میں سات برس
قحط رہے یا تو تین مہینوں تک اپنے دشمنوں
کے سامنے سے بھاگتا رہے ہ

(۱ تاریخ $\frac{۲۱}{۱۱-۱۲}$) جاد نے داؤد کے پاس آکر اس سے کہا
خداوند یوں فرماتا ہے تو جسے چاہے
چن لے یا تو قحط کے تین برس یا تو اپنے

اپنے دشمنوں کے آگے تین مہینے تک
ہلاک ہوتا رہے ٥

اختلاف ظاہر ہے کہ جناب سیموایل سات برس قحط کا ارشاد فرماتے ہیں۔ اور تاریخ نویس تین برس۔ کیا یہ تحریف بائبل کا ایک اعلیٰ ثبوت نہیں۔ یہاں سے مودبانہ عرض کی ذرا اور آگے چلئے۔

(۱۔ سلاطین ۷/۲۶) اور دل اس کا چار انگل اور کنارہ پیالہ
کے کنارہ کی طرح سوسن کی مانند تھا۔ اور
اس میں دو ہزار بت کی سمائی تھی ٥

(۲۔ تاریخ ۴/۵) اور دل اس کا چار انگل اور کنارہ پیالہ
کے کنارہ کی طرح سوسن کی مانند تھا۔ اور
اس میں تین ہزار بت کی سمائی تھی۔

کیا ہمارے مسیحی حضرات بتا سکتے ہیں کہ ان دونوں آیات میں کون سچ فرما رہا ہے؟ یہ تو درست ہے کہ دونوں میں ایک ہی سچا ہو سکتا ہے۔ اگر سلاطین یا تاریخ نویس میں ایک سچا ہے تو بائبل اقدس کی مقدس تحریف کا دلچسپ ثبوت ہے۔ اب تو ہمارے مخاطب صاحبان کے جسم پسینہ سے شرابور

رو رہے تھے ۔ کیونکہ یہ شکست فاش تھی ۔ اور وہ بھی ان ہی کی برادری کے سامنے ۔ اور رشید صاحب کی برادری اقرار کر رہی تھی کہ مسلم حضرات بالکل حق پر ہیں ۔ اور اسے پادری صاحبان کو جواب دینا چاہیئے اور پادری صاحبان نہایت فرماں برداری سے یہ جملہ شکوے سن رہے تھے اور اپنی دی ہوئی دعوت پر دل و جان سے پشیمان تھے ۔ لیکن " بھاتی کا پھڑکن گیا"۔ میں نے عرض کی لیجیئے جناب دوسری آیت پیش کرتا ہوں ۔

(۲ ۔ سیموئیل $\frac{17}{25}$) لکھا ہے کہ :۔ عماسہ بن اترا اسرائیلی تھا ٥

(ا ۔ تاریخ $\frac{2}{17}$) لکھا ہے کہ :۔ عماسہ بن ثیرا اسماعیلی تھا ٥

میرے دوستو! آپ خود ہی فرمایئے جناب اترا اسرائیلی تھا یا اسماعیلی؟ اب آپ بتائیے کہ مندرجہ بالا دونوں بیانات میں سے کس کو الہامی سمجھا جائے ۔ ہمارے مخاطب صاحبان اپنی برادری کا کا منہ تک رہے تھے ۔ کہ میں نے ایک آیت بھری مجلس میں پیش کردی

(پیدائش $\frac{26}{34}$) عیسو نے ایلون حتی کی دختر بشامہ سے بیاہ کیا ٥

(پیدائش $\frac{36}{3}$) عیسو نے دختر اسماعیل بشامہ سے بیاہ کیا ٥

بائیبل مقدس کو خدا کا کلام پیش کرنے والو یہ بتاؤ کہ بشامہ دختر

اسماعیل ہے یا دختر ایون حتی؟ کیونکہ (پیدائش ۲۸/۹) میں بتایا گیا ہے کہ عیسو نے دختر اسماعیل جس کا اسم گرامی مہلت ہے بیاہ کیا۔ اور یہ آیت دختر اسماعیل کو مہلت کے نام سے یاد کرتی ہے۔ کیا ان تینوں آیات میں متضاد بیانی نہیں ہے؟ کیا یہ بائیبل مقدس کا شاندار تحریفانہ ثبوت نہیں؟ اور دیکھئے:-

(۲۔سیموئیل ۶/۲۳) ساؤل کی بیٹی مائیکل موت تک بے اولاد رہی۔

(۲۔سیموئیل ۲۱/۸) ساؤل کی بیٹی مائیکل کے پانچ بیٹے ہوئے۔

یہ نہایت غور کا مقام ہے۔ کہ ایک جگہ قبر تک بے اولاد بتائی جا رہی ہے۔ اور دوسری جگہ قریباً آدھا درجن بیٹوں کا ذکر ہے۔ یہ یاد رکھئے کہ مائیکل داؤد کی بیوی کا نام ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۔سیموئیل ۲۵/۴۴) اور دوسری جگہ داؤد کی بیوی اور ساؤل کی بیٹی کا نام میرب بتایا گیا ہے۔ اور (۲۔سیموئیل ۲۱/۸) میں مائیکل کو عدری ایل کی بیوی بتایا گیا ہے۔ ... کیا اسی کو خداوند تعالےٰ کا الہام کہا جاتا ہے۔

اتنی گفتگو ہونے پر مخاطب مہاجن سے نہ رہ گیا۔ اور فوراً یہ کہنے لگے کہ توریت اور زبور یہود کی کتابیں ہیں اور اگر ان میں تحریفات نہ ہوتیں

تو خداوند یسوع مسیح کیوں آتے؟ ان کی نقائیں کی وجہ سے خدائے بزرگ نے اپنا بیٹا بھیجا تھا۔ تاکہ یہود کو ان کے بڑے کاموں کی وجہ سے لعن طعن کرے۔ اسلئے مسیح خداوند نے یہود کو لعن طعن کی جسکی گواہی عہد جدید میں موجود ہے...... اتنی بات سن کر میں نے عہد جدید کی کتب کو ہاتھ میں اٹھایا اور زیر بائبل واقعات کو مسیحی حضرات کے سامنے یکے بعد دیگرے پیش کرنا شروع کئے۔ حالانکہ مخاطب صاحبان کے الفاظ "بیٹے" کا بھی پوسٹ مارٹم کرنا ضروری تھا۔ لیکن بحث کے واقعات کو بدل جانے کا اندیشہ تھا اسلئے میں نے ان سے دریافت کیا۔ "بھائیو! یہ تو بتاؤ کہ یسوع مسیح کے کتنے شاگرد تھے۔ عیسائی حضرات دو اور دو چار کیطرح یقین رکھتے ہوئے ایک آواز سے بولے جی بارہ ۱۲ شاگرد تھے۔ میں نے عرض کی۔ کہ یہوداہ اسکریوطی کے مرجانیکے بعد کتنے رہے؟ وہ کہنے لگے جی گیارہ ۱۱۔ میں نے دریافت کیا کہ یہوداہ اسکریوطی کی موت کیسے ہوئی۔ کہنے لگے۔ گلے میں پھندا ڈال کر خود ہی مرگیا"۔ میں نے کہا اچھا یہ باب پڑھئے۔

(متی ۲۷/۵-۷) تب وہ مثقال ہیکل میں پھینک کر چلا گیا۔ اور جاکر اپنے آپکو پھانسی دیدی۔ مگر سردار کاہنوں نے وہ مثقال لیکر کہا۔ ان کو خزانے میں ڈالنا روا نہیں۔ کیونکہ کیوں کر یہ

خون کی قیمت ہے ۵ تب انہوں نے مشورہ کر کے ان سے کمہار کا کھیت
پردیسیوں کے دفن کے لئے خریدا ۵ اس سبب سے آج تک
وہ کھیت خون کا کھیت کہلاتا ہے ۵

یہ تو پڑھ لیا اب یہ بھی پڑھیئے تاکہ انجیل کی غیر تحریفانہ شکل
آپ کے سامنے آجائے۔

(اعمال ۱/۱۸) مگر اس (یہودہ اسخریوطی) نے بدکاری کی مزدوری سے
کھیت حاصل کیا اور سر کے بل گرا اور اس کا پیٹ
پھٹ گیا۔ اور اس کی تمام انتڑیاں نکل پڑیں ۵

حضرات آپنے دیکھا کہ متی یہودہ اسخریوطی کی موت پھانسی سے اور کھیت
کی خریداری کاہنوں کے ذریعہ بیان کرتا ہے اور کھیت کی خریداری کو خود یہودہ
کی طرف منسوب کرتا ہے۔ کیا یہ تحریف انجیل کا کھلم کھلا ثبوت نہیں ہے۔ کیا ان
ہی لوگوں نے اپنے خداوند مسیح کو خود سے دیکھا اور واقعات کو قلم بند کیا؟
کیا یہی حضرات کلام کے خادم اور خود مشاہدہ کرنے والے تھے؟ کیا یسوع
نے مسیح نہیں کہا کہ "میں تورات اور صحائف انبیاء کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا
کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵/۱۷) اس آیت مقدس نے یہ ثابت کر دیا کہ عہد عتیق
کی تحریفات کو عہد جدید مکمل کریگا۔ ورنہ اس آیت کا زیر بحث موضوع پر مطلب بتا دیجئے

آگے چل کر مسیح خداوند کے شاگردوں اور مصنفوں کا ایک اور چکر دیکھئے۔

(متی ۸-۵) میں لکھا ہے کہ جب یسوع کفرنحوم میں داخل ہوا تو ایک صوبیدار اُسکے پاس آیا اور اسکی (یسوع) منت کرکے کہا اے خداوند میرا خادم فالج کا مارا گھر پڑا ہے۔ اور نہایت تکلیف میں ہے۔ اُس (یسوع) نے اس (صوبیدار) سے کہا کہ میں آکر اُسکو شفا دوں گا۔ صوبیدار نے جواب میں کہا۔" اے خداوند میں اس لائق نہیں کہ تو میری چھت کے نیچے آئے۔ بلکہ صرف زبان سے کہدے تو میرا خادم شفا پائے گا"

اس کے برعکس غور فرمائیے

(لوقا ۷-۱) میں لکھا ہے۔ صوبیدار کا نوکر جو اسکو عزیز تھا بیماری سے مرنے کو تھا۔ اس نے یسوع کی خبر سُن کر یہودیوں کے کئی بزرگوں کو اس کے پاس بھیجا اور اس سے درخواست کی کہ میرے نوکر کو اچھا کرے وہ (یہودی) یسوع کے پاس آئے اور اُس (یسوع) کی بڑی منت کر کے کہنے لگے کہ وہ

(صوبیدار) اس لائق ہے کہ تو اسکی خاطر
یہ کرے۔ کیونکہ وہ ہماری قوم سے
محبت رکھتا ہے۔ اور ہمارے عبادتخانہ
کو اسی نے بنوایا۔ یسوع ان کے ساتھ چلا
مگر جب وہ (یسوع) گھر کے قریب پہنچا تو صوبیدار
نے بعض دوستوں کی معرفت اُسے (یسوع) کو یہ
کہلا بھیجا۔ کہ اے خداوند تکلیف نہ کر کیونکہ میں
اس لائق نہیں کہ تو میری چھت کے نیچے آئے
اسی سبب سے میں نے اپنے آپکو بھی تیرے
پاس آنے کے لائق نہ سمجھا۔ بلکہ زبان سے
کہہ دے تو میرا خادم اچھا ہو جائیگا ٥

اب جناب متی اور لوقا کی جو کلام کے خادم سمجھے جاتے ہیں متضاد بیانی پر توجہ دیں۔ جناب متی کا کہنا ہے کہ صوبیدار خود یسوع کے پاس گیا اور اس کی منت کی لیکن جناب لوقا فرماتے ہیں کہ صوبیدار صاحب نے یہودی بزرگوں کو یسوع کے پاس بھیجا۔ اور یہودیوں نے یسوع سے صوبیدار کے بارے میں کلام کیا۔ بلکہ معاملہ کو زیادہ صاف کرنے کے لئے صوبیدار نے یہ بھی کہہ دیا

"اسی سبب سے میں نے اپنے آپکو بھی تیرے پاس آنے کے لائق نہ سمجھا"۔ اور دوستوں اور یہودیوں کی معرفت گفتگو کی ...... کیا کہ دونوں واقعات انجیل مقدس کی شاندار تحریف کی تعریف میں نہیں ؟۔

اسطرح انجیل مقدس کی متضاد بیانی دیکھ کر انجیل کو خدا کا وند تعالے کا مقدس کلام کہنے والے حضرات کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ مخاطب میں سے ایک نے لب ہلائے اور نہایت شرمندگی سے فرمایا "کہ ہماری بائیبل ابھی تک غاروں سے مل رہی ہے۔ اسلئے کچھ آیات اِدھر سے اُدھر ہو گئیں ہیں" مخاطب کے اس جواب نے بھرے مجمع کو ہنسی سے بدل دیا۔ ...... اس شرمندگی کو مٹانے کے لئے فرمایا۔ کچھ بھی ہو ہم المسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں ... میں نے کہا کہ ہماری بحث خدا کے بیٹوں اور بیٹیوں کے بارے میں نہیں لیکن آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اسلئے پبلک کو واضح کرنے کے لئے میں اسکا جواب بھی دونگا۔ لیکن پہلے آپ یہ بتائیں کہ کہ یسوع کس قسم کا بیٹا ہے ؟ کہنے لگے خدا سے پیدا ہوا اسلئے بیٹا ٹھہرا۔ اور دوسری جگہ آسمان سے آواز آئی کہ "یہ میرا پیارا بیٹا ہے" میں نے کہا پادری صاحب اب تو آپ دونوں ٹانگوں سے پھنس گئے اسلئے کہ بائیبل مقدس نے ہر خاص و عام کو بیٹا بنایا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ مسیح خداوند کے

علاوہ اور کوئی بیٹا نہیں جسکو خدا نے کہا ہو۔ اگر ایسا ہے تو ثابت کریں۔ میں نے لگے ہاتھوں ایک تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور بائیبل مقدس کے دو تین نسخے میز پر رکھتے ہوئے مخاطب سے عرض کی کہ اپنی بائبل ہاتھ میں لیجئے اور جو باب میں بولتا جاؤں آپ کھول کر حاضرین کے سامنے پڑھتے جائیں۔ چنانچہ میں نے مندرجہ ذیل ابواب نکالے لیکن وہ سب پادری صاحبان کے خلاف تھے۔ اسلئے انھوں نے پڑھنا پسند نہ کیا۔ آخرکار مجھے ہی پڑھنے پڑے۔

لوقا ۳/۳۸ آدم خدا کا بیٹا

خروج ۴/۲۳ اسرائیل خدا کا پہلوٹھا بیٹا

برمیا ۳۱/۲۰ افرائیم خدا کا پیارا اور عزیز بیٹا

ا۔تواریخ ۲۸/۶ سلیمان خدکا بیٹا

زبور ۸۲/۶ قاضی وغیرہ خدا کے بیٹے

رومیو ۹/۴ بنی اسرائیل خدا کے بیٹے

استثناء ۱۴/۱ یہودی خدا کے بیٹے

یوحنا ۸/۴۱ تمام مسیحی خدا کے بیٹے

زبور ۶۸/۶ تمام یتیم خدا کے بیٹے

یسعیاہ ۳۰/۱ تمام باغی خدا کے بیٹے

جب یہ اچھی خاصی بیٹوں کی فہرست پادری صاحبان کے سامنے آئی تو انکے جذبات قابو سے باہر ہو گئے اور اپنی بائیبل مقدس کو میز پر پھینک دیا اور دھیمی آواز میں کہا جی ہم آپ سے کوئی بحث و مباحثہ نہ کریں گے۔ اس پر پبلک کو ہنسی آئی۔ پھر میں نے عرض کی کہ بائیبل مقدس سے کچھ یسوع کے بارے میں ہیں آپکو معلومات بہم پہنچانا چاہتا ہوں تاکہ آپ حضرات پر یسوع بن یوسف کے حقیقی خدوخال سے آشکارا ہو جائیں۔ میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پولوس رسول جس نے عیسائیت کو تقویت دی وہ خود تیمو تاؤس کے خط میں اقرار کرتا ہے کہ المسیح انسان ہے"

ا۔ تیمو تاؤس ۲/۵۔ آدمیوں کے مابین درمیانی بھی ایک ہے یعنی یسوع مسیح انسان ہ

اور مسیح علیہ السلام جن کو اناجیل اربعہ یسوع کہتے ہیں۔ وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ جس طرح کا میں بیٹا ہوں بقیہ سب بیٹے ہیں۔ چنانچہ (متی ۲۳/۹) لکھا ہے۔ زمین پر باپ کسی کو مت کہو تمہارا ایک ہی باپ آسمان پر ہے ...

یہی انبیاء اللہ کا کام تھا کہ نوع انسان کو بتا دیں کہ تمہارا فقط ایک ہی رب ہے جو مہربان باپ کی طرح تمام جہانوں کو پالتا ہے۔ اسکی ذات اقدس میں کسی دوسرے کو شریک اور وارث نہ ٹھہرایا جائے۔

المسیح علیہ السلام کے الفاظ سے جبکہ فرماتے ہیں کہ تمہارا "ایک ہی" باپ آسمان پر ہے "تو" "ہی" کا لفظ خود اپنی تشریح کرتا ہے کہ ایک "ہی" عزت اور تمجید کے قابل ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ چنانچہ یسعیاہ نبی کی معرفت خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

یسعیاہ ۴۵ ؁ ۵-۷:۔ میں ہی خداوند ہوں اور دوسرا کوئی نہیں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں ٥

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کو بیٹوں بیٹیوں کی ضرورت نہیں اگر خداوند تعالیٰ کے بیٹے اور پوتے ہوتے تو نسب نامہ نسلِ خداہیت دور تک پہنچ جاتا۔ کہاں، وہاں، تہاں کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ یسوع مسیح نے اپنی انسانیت کے بہت سے مظاہرے کئے ہیں جن کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد کوئی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ مسیحی حضرات خوب جانتے ہیں کہ چالیس دن تک یسوع مسیح کو شیطان اپنی بری خواہش کو پورا کرانے کے لئے لئے پھرتا رہا۔ چنانچہ ایک دن یسوع مسیح کو بھوک لگی۔ اور شیطان نے اس حالت میں اس کو سمجھ لیا اور کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو ان پتھروں سے کہدے تو یہ روٹیاں بن جائیں اور تو کھا۔ لیکن یسوع مسیح نے جواب دیا کہ "انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ ہر اس بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔ (دیکھئے متی ۴/۴)

یہ آیت مسیح کے انسان اور ابنِ انسان ہونیکی واضح دلیل ہے ۔ کیا ہمارے مسیحی دوست اس سے کوئی مطلب اخذ کر سکتے ہیں؟ ۔ ایک دوسری جگہ یسوع مسیح ابن داؤد اپنی ایک کلام میں فرماتے ہیں۔ "لومڑیوں کے رہنے کے لئے ماندیں اور پرندوں کیلئے گھونسلے لیکن ابنِ انسان کو سر رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی" (متی ۸:۲۰) کیا یہ آیت الہیت کے رد میں واضح ثبوت نہیں؟ میں نہیں سمجھا کہ کس وجہ سے عیسائی حضرات یسوع مسیح کو خداوند تعالیٰ کا فرزند بتاتے ہیں۔ خداوند یسوع نے اپنی ساری ارضی زندگی میں خود کہیں نہیں کہا کہ وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ پنطوس اور پیلاطس کی عدالت میں جو واقعہ پیش آتا ہے وہ بھی سُن لیں گرفتاری کے بعد کاہن اعظم نے یسوع سے پوچھا اور کہا "میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو المسیح ہے خدا کا بیٹا تو ہمکو بتا دے ۔ یسوع نے اس سے کہا، تو نے خود ہی کہدیا ہے ۔ (متی $\frac{26}{63-64}$) "تو نے خود ہی کہہ دیا" کے الفاظ پر مسیحی حضرات سمجھتے ہیں کہ ان الفاظ میں یسوع نے اقرار کیا ہے۔ بلکہ ایسا نہیں ہے ۔اس نے ہر عدالت کے سوال پر ایسا ہی جواب دیا ہے۔ عدالت میں جب پیلاطس حاکم وقت نے اس سے پوچھا ۔ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے اس سے کہا تو خود ہی کہتا ہے۔ (متی $\frac{27}{11}$) ......

اگر عیسائی متی ۳ باب کے مطابق خدا کا بیٹا مانتے ہیں تو متی ۲۷ باب کے مطابق یہودیوں کا بادشاہ (جو انہی میں) سے ہونا چاہئے مانیں۔ بلکہ یسوع بادشاہ ہونے سے بھی انکار کرتا ہے۔ (یوحنا ۶/۱۵) اگر اولادِ مریم ہونیکی وجہ سے خدا کا بیٹا ٹھہرتا ہے تو انجیل مقدس کے عین مطابق یسوع کے اور بھی بہن بھائی ہیں (دیکھو متی ۱۳/۵۵) تو اسطرح خداؤں کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے انجیل بتاتی ہے کہ یسوع کی آمد سلسلہ انبیاء میں سے ایک ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "کیونکہ میں آسمان سے اسلئے نہیں اترا کہ اپنی مرضی پر چلوں بلکہ اسکی مرضی پر جس نے مجھے بھیجا ہے۔" (یوحنا ۶/۳۸)

...یہی تھی وہ حقیقت جس کے لئے انبیاء اللہ مبعوث ہوتے رہے تاکہ بھیجنے والے کی مرضی پر چل کر انسانیت کو فرمانبرداری کے لباس میں ملبّس کر کے ایک خدا کے حضور انکی پیشانی جھکائی جائے۔ مسیح علیہ السلام خود بھی اپنے پروردگار کے حضور دعائیں کیا کرتے تھے۔

والسلام

تاج محمد جارج نومسلم

افغان آباد۔ گلی نمبر ٦ لائل پور

